رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال و جواب
٢١ ٨٧٦	٢٨/٤/٢٦ (٥/٢٧ ٢٠٠٦	محمد ریاض	میرے ساتھ کچھ دنوں سے ایک مسئلہ درپیش ہے میرے دماغ میں عجیب سے وسوسے آتے ہیں کبھی کہتا ہوں کہ چھت پر لیٹ کر خودکشی کر لوں عجیب سی کیفیت محسوس ہو رہی ہے ہر روز جمعہ صبح میں نہا کر حمام پر جانے کیلئے تیاری کر رہا تھا کہ میں نے اپنی بیوی سے مذاق کیا کہ اپنے بھی غیر ہو جاتے ہیں تو میری بیوی نے میری طرف غصے سے دیکھا میں نیچے سیڑھیوں سے اترنے لگا کہ والد صاحب نے آواز دی کہ تم سے ضروری بات کرنی ہے میں چار پانچ سیڑھی اوپر چڑھا ہی تھا کہ اچانک مجھے عجیب سی کیفیت محسوس ہونے لگی کہ جیسے میرے دماغ کو کسی نے جکڑ لیا ہو میں ساتھ میں کچھ بولنے لگا اور پھر واپس ایکدم اترنے لگا اور گھر سے باہر نکل گیا تو ایک یا ڈیڑھ گھنٹے بعد والد صاحب نے مجھے فون کیا کہ بیٹا یہ تم نے کیا کر دیا تو میں نے پوچھا کیا ہوا ہے تو انہوں نے کہا کہ تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو میں حیران ہو گیا کیونکہ مجھے کچھ یاد ہی نہیں تھا کہ میں گھر میں کیا بول کر آیا ہوں میرے والد، بہن اور پڑوس کی عورت نے کہا کہ تم نے اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے "کہ میں نے تمہیں طلاق دی" تین مرتبہ ادا کئے ہیں مگر مجھے اپنے الفاظ یاد نہیں ہیں مفتیان عظام کرام جواب سے ہم پر احسان فرمائیں کہ طلاق ہوئی یا نہیں ؟ محمد ریاض

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

عنوان / تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی

الجواب حامداومصليا

مفتی غیب نہیں جانتا وہ سوال کے مطابق جواب دیتا ہے۔ اگر سوال میں غلط بیانی کی گئی ہو تو اسکی تمام تر ذمہ داری سائل پر عائد ہوتی ہے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ غلط بیانی کر کے فتویٰ لینے سے حرام حلال نہیں ہو جاتا۔

اس تمہید کے بعد جواب یہ ہے کہ اگر طلاق کے الفاظ ادا کرتے وقت واقعۃً سائل کی کیفیت ایسی تھی کہ اچھے برے میں تمیز نہیں کر سکتا تھا اور اس کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کی زبان سے کیا ادا ہو رہا ہے تو ایسی حالت میں طلاق کا شرعا اعتبار نہیں خصوصا جبکہ اس نے ایسے الفاظ ادا کئے ہیں جو جملہ کاملہ بھی نہیں ہے، بلکہ ایسا ناقص جملہ ہے جس میں حکم موجود نہیں ہے۔

فی الشامية: والذی یظهر لی ان کلا من المدهوش والغضبان لا یلزم فیه ان یکون بحیث لا یعلم ما یقول بل یکفی فیه بغلبة الهذیان واختلاط الجد بالهزل کما هو المفتی به فی السکران علی ما مر۔ ولا ینافیه تعریف الدهش بذهاب العقل فان الجنون فنون، ولذا فسره فی البحر باختلال العقل وادخل فیه العته والبرسام والاغماء والدهش ویؤیدما قلناقول بعضهم: العاقل من یستقیم کلامه وافعاله الا نادرا، والمجنون ضده۔ وایضا فان بعض المجانین یعرف ما یقول ویریده ویذکر ما یشهد الجاهل به بانه عاقل ثم یظهر منه فی مجلسه ما ینافیه، فاذا کان المجنون حقیقة قد یعرف ما یقول ویقصده فغیره بالاولی، فالذی ینبغی التعویل علیه فی المدهوش ونحوه اناطة الحکم بغلبة الخلل فی اقواله وافعاله الخارجة عن عادته، وکذا یقال فیمن اختل عقله لکبر او لمرض او لمصیبة فاجأته۔ فما دام فی حال غلبة الخلل فی الاقوال والافعال لا تعتبر اقواله وان کان یعلمها ویریدها لان هذه المعرفة والارادة غیر معتبرة لعدم حصولها عن ادراك صحیح کما لاتعتبر من الصبی العاقل۔ (ج:٣ ص:٢٤٤)

فی الهندیة: ولو قال انت طالق ان ولم یزد علیه تطلق فی الحال فی قول محمدؒ ولا تطلق فی قول ابی یوسفؒ وکذا لو قال انت طالق ثلاثا لو لا، او قال والا او قال ان کان او قال وان لم یکن لاتطلق فی قول ابی یوسفؒ وبه اخذ محمد بن سلمة کذا فی قاضیخان (ج١ ص ٤٢٠)

فی الدر: فنحو انت طالق ان لغو، به یفتی. فی الشامیة: (قوله لغو) ای فلاتطلق لانه مرسل الکلام ارسالا، وکذا لو قال انت طالق ثلاثا لولا او الا او ان کان او ان لم یکن بحر. (قوله به یفتی) هو قول ابی یوسف. وقال محمد تطلق للحال. بحر. (٣ : ٣٤٤) والله اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)

دار الافتاء دار العلوم کراچی ١٤

١٦-٣-١٤٢٧ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
١٦/٣/١٤٢٧ھ